حوالہ نمبر: 4361/38	فتویٰ نمبر: 60675/57	سائل: محمد نور پوری	مجیب: عمران مجید
مفتی: مفتی محمد	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:
کتاب: خرید وفروخت کے احکام	باب: قرض اور دین سے متعلق مسائل		تاریخ: 26-09-2017

کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈز پر ملنے والے ڈسکاؤنٹس کا حکم (تفصیلی فتویٰ)۔

خلاصۂ سوال: میرا جس بینک میں آج کل اکاؤنٹ ہے، اس کے ڈیبٹ کارڈ پر کافی ڈسکاؤنٹ مل رہے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ ان کو استعمال کرنا حلال ہے یا نہیں؟

مثال کے طور پر حبیب میٹروبینک کے ڈیبٹ کارڈ کے ذریعے بل کی ادائیگی پر "کباب جی" نے 50 فیصد ڈسکاؤنٹ رکھا ہوا ہے، میرا سیونگ اکاؤنٹ نہیں بلکہ کرنٹ اکاؤنٹ ہے۔ مزید یہ کہ کیا کونشل بینکوں اور اسلامی بینکوں کے ڈیبٹ کارڈز پر اس قسم کے ڈسکاؤنٹ لینے میں فرق ہے یا دونوں کا حکم ایک ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

معاشرے میں اس وقت بینکاری کے درج ذیل دو نظام رائج ہیں۔

1۔ غیر سودی بینک　　　　2۔ کونشل یا سودی بینک

دورِ جدید میں پلاسٹک منی (یعنی کارڈز، جیسے ڈیبٹ یا کریڈٹ کارڈ) کا استعمال دن بدن بڑھتا جارہا ہے، عام طور پر درج ذیل دو قسم کے کارڈ معاشرے میں رائج ہیں:

1۔ کریڈٹ کارڈ　　　　2۔ ڈیبٹ کارڈ

یہ کارڈ عام طور پر بینک اپنے صارفین کو جاری کرتا ہے، غیر سودی بینک سیونگ اکاؤنٹ میں نفع ونقصان کی بنیاد پر، جبکہ سودی بینک خالصتاً قرض کی بنیاد پر اپنے صارفین سے معاملہ کرتے ہیں۔

بینک اکاؤنٹ عام طور پر درج ذیل تین اقسام کے ہوتے ہیں:

1۔ کرنٹ اکاؤنٹ: جس سے اکاؤنٹ ہولڈر جب چاہے، بغیر پیشگی اطلاع کے، کل یا بعض رقم نکلوا سکتا ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

2۔ سیونگ اکاؤنٹ: اس اکاؤنٹ سے بھی اکاؤنٹ ہولڈر اپنی رقم نکلوا سکتا ہے، لیکن اس کی کچھ شرائط بھی ہوتی ہیں، یعنی کرنٹ اکاؤنٹ کی طرح بالکل آزادانہ نہیں نکلوا سکتا، اور نہ ہی فکسڈ ڈیپازٹ کی طرح بہت مشکلات ہوتی ہیں۔

3۔ فکسڈ ڈیپازٹ: اس میں رقم ایک خاص عرصے کے لئے رکھی جاتی ہے اور وقت سے پہلے عام حالات میں نکلوائی نہیں جاسکتی۔

واضح رہے کہ کریڈٹ کارڈ کے لئے صارف کا بینک کے پاس مندرجہ بالا تین قسموں میں سے کسی قسم کا کوئی اکاؤنٹ نہیں ہوتا، جبکہ ڈیبٹ کارڈ کے لیے صارف کا بینک کے پاس کوئی اکاؤنٹ ہوتا ہے، نیز مختلف اکاؤنٹس کی مندرجہ بالا نوعیت کے پیشِ نظر ہماری معلومات کے مطابق عام طور پر ڈیبٹ کارڈ صرف کرنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ والے صارفین کو دیا جاتا ہے، فکسڈ ڈیپازٹ والے صارفین کو چونکہ آزادانہ رقم نکلوانے کا اختیار نہیں ہوتا اس لئے ان کو ڈیبٹ کارڈ بھی جاری نہیں کیا جاتا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر درج ذیل چار اقسام زیر بحث ہیں:

1۔ غیر سودی بینکوں کا کریڈٹ کارڈ

2۔ کنونشنل بینکوں کا کریڈٹ کارڈ

3۔ غیر سودی بینکوں کا ڈیبٹ کارڈ

4۔ کنونشنل بینکوں کا ڈیبٹ کارڈ

ذیل میں ہر ایک قسم کا حکم الگ بیان کیا جاتا ہے:

1۔ غیر سودی بینکوں کا کریڈٹ کارڈ

اگرچہ کچھ ممالک میں غیر سودی بینکوں نے کریڈٹ کارڈ کا اجراء کیا ہے، لیکن ہمارے ہاں ابھی یہ رائج نہیں ہیں، لہذا اس پر اجراء کے بعد جو ڈسکاؤنٹس ملیں گے ان کے جواز یا عدم جواز کا مدار اس کریڈٹ کارڈ کو جس ماڈل کے ذریعے جاری کیا جائے گا، اس ماڈل پر ہو گا۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

2۔ کنونشنل بینکوں کا کریڈٹ کارڈ

کنونشنل بینکوں کی طرف سے کریڈٹ کارڈ کا اجراء عام ہے، لیکن چونکہ معاہدے کے وقت صارف اس بات پر آمادہ ہوتا ہے کہ وہ لیٹ پیمنٹ کی صورت میں سود ادا کرے گا، اس لئے عام حالات میں اس کارڈ کا حصول ہی جائز نہیں، لہذا ڈسکاؤنٹ لینے کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، البتہ انتہائی ناگزیر (یعنی جب ڈیبٹ کارڈ کام نہ آسکتا ہو، اور کریڈٹ کارڈ کا استعمال ناگزیر ہو تو ایسے) حالات میں اس کارڈ کے استعمال کی گنجائش ہے، اس لئے اس شرط (یعنی انتہائی ضرورت کی حالت) کے ساتھ ایسے موقع (جہاں ڈیبٹ کارڈ یا کوئی اور جائز متبادل راستہ کارآمد نہ ہو) پر استعمال کے وقت اگر بائع (Vendor) کی طرف سے ڈسکاؤنٹ ملے تو اس کا لینا جائز ہے کیونکہ یہ مقرض (Lender) (یعنی بینک) اور مستقرض (Borrower) (یعنی صارف) کے علاوہ ایک تیسرے شخص (بائع / تجارتی کمپنی وغیرہ) کی طرف سے مستقرض کو نفع پہنچایا جارہا ہے جو "قرض جر نفعاً" میں داخل نہیں۔

اسی طرح اگر ناگزیر حالات میں کنونشنل بینک کے کریڈٹ کارڈ کے استعمال کے وقت ڈسکاؤنٹ بینک کی طرف سے دیا جارہا ہے تو اس کے لینے کی بھی گنجائش ہے، جواز کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں یہ مقرض (بینک) کی طرف سے مستقرض (صارف) کو ایک سہولت دی جارہی ہے، جس میں سود یا قمار کا پہلو نہیں، قمار اس لئے نہیں کہ کسی بھی پارٹی (بینک / بائع / صارف) نے اپنی رقم اس طرح خطرے میں نہیں ڈالی کہ وہ بغیر بدل کے ڈوب جائے یا مزید رقم کھینچ لائے، اور سود اس لئے نہیں کہ یہ مقرض (بینک) کی طرف سے مستقرض (صارف) کو نفع پہنچایا جارہا ہے، جو سود میں داخل نہیں، سود وہ مشروط نفع ہوتا ہے جو مستقرض کی جانب سے مقرض کو پہنچایا جائے، نیز یہ (یعنی کریڈٹ کارڈ کا ڈسکاؤنٹ) مشروط اور لازمی نہیں ہوتا، بلکہ مقرض (بینک) ڈسکاؤنٹ کی طے کردہ مدت سے پہلے جب بھی چاہے بغیر پیشگی اطلاع کے اس ڈسکاؤنٹ کو ختم بھی کر سکتا ہے، صارف کو مطالبے کا حق نہیں ہوتا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ انتہائی ناگزیر حالات (یعنی جب ڈیبٹ کارڈ کام نہ آسکتا ہو، اور کریڈٹ کارڈ کا استعمال ناگزیر ہو) میں سودی بینکوں سے حاصل شدہ کریڈٹ کارڈ کے استعمال کے وقت ڈسکاؤنٹ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے، چاہے یہ ڈسکاؤنٹ بائع (Vendor) کی طرف سے ہو یا بینک کی طرف سے۔ البتہ کنونشنل بینک سے حاصل شدہ کریڈٹ کارڈ پر اگر صارف ایسے مواقع پر کریڈٹ کارڈ سے ادائیگی کر کے ڈسکاؤنٹ حاصل کرے جہاں صارف کوئی اور طریقہ (مثلاً کیش پیمنٹ یا ڈیبٹ کارڈ وغیرہ) اختیار کر سکتا ہو تو یہ جائز نہیں،

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

کیونکہ اس میں تاخیر کی صورت میں سود ادا کرنے کا معاہدہ کرنا پڑتا ہے، اس لئے ایسے مواقع (یعنی ناگزیر حالات کے علاوہ) پر صارف کے لئے کنونشل بینک کا کریڈٹ کارڈ استعمال کرنا ہی جائز نہیں ہوتا، لہٰذا جب استعمال ہی جائز نہیں تو ڈسکاؤنٹ کے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

فی بحوث فی قضایا فقہیۃ معاصرۃ (ج2/ص164):

"وعلی ھذا، فان مصدر البطاقۃ لا یعدو تجاہ حامل البطاقۃ من ان یکون محتالا علیہ اولاً، ثم مقرضا لہ عندما یسدد دینہ الی التاجر، فالجائزۃ التی یقدمہا مصدر البطاقۃ الی حاملہا ھی جائزۃ من قبل المقرض الی المستقرض، فھو تبرع محض، لا قمار فیہا ولا ربا۔"

فی مجلۃ الاحکام العدلیۃ (المادۃ22):

"الضرورات تقدر بقدرھا"

3۔ غیر سودی بینکوں کا ڈیبٹ کارڈ

کنونشل بینکوں کی طرح غیر سودی بینکوں میں بھی کرنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ ہولڈر کو ڈیبٹ کارڈ دیا جاتا ہے، کرنٹ اکاؤنٹ صارف کا معاملہ غیر سودی بینک سے قرض کا، جبکہ سیونگ اکاؤنٹ ہولڈر کا معاملہ مضاربہ یا مشارکہ وغیرہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اس بنا پر غیر سودی بینکوں کے کرنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈز کا حکم ذیل میں الگ الگ لکھا جاتا ہے:

i۔ غیر سودی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈ سے خریداری پر جب ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہے، تو اگر یہ ڈسکاؤنٹ مکمل طور پر بائع (Vendor) کی طرف سے ہو تو اس کا لینا بلاشبہ جائز ہے، کیونکہ یہ مقرض (Lender) (صارف) اور مستقرض (بینک) (Borrower) کے علاوہ ایک تیسرے شخص کی طرف سے مقرض کو نفع پہنچایا جا رہا ہے جو "قرض جر نفعا" میں داخل نہیں، بلکہ اس تیسرے شخص (ریسٹورنٹ / تجارتی کمپنی) کی طرف سے تبرع اور احسان ہے۔

لیکن اگر یہ ڈسکاؤنٹ (مکمل یا کچھ مقدار میں) بینک کی طرف سے ہو تو اس میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ یہ مستقرض (بینک) کی

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

طرف سے مقرض (صارف) کو اس کی اصل رقم سے زائد ایک نفع دیا جارہا ہے، جو "قرض جر نفعاً" میں داخل ہونے کی بنا پر ناجائز ہونا چاہیے۔ لیکن درج ذیل وجوہات کی بنا پر یہ ڈسکاؤنٹ اس طور پر قرض سے منسلک نہیں کہ اس کو قرض پر نفع قرار دیا جاسکے:

- یہ ڈسکاؤنٹ تمام کے تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈر صارفین (خواہ وہ کرنٹ اکاؤنٹ رکھتے ہوں یا سیونگ) کے لئے (یعنی Across the board) ہوتا ہے، جس کا یہ مطلب واضح ہے کہ یہ سہولت کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز کو مقرض ہونے کی حیثیت سے نہیں دی جاتی، بلکہ بینک کا کسٹمر یا اکاؤنٹ ہولڈر ہونے کی حیثیت سے دی جاتی ہے۔
- اس ڈسکاؤنٹ کی ادائیگی / عدم ادائیگی یا اس کی مقدار، صارف کے اکاؤنٹ میں موجود رقم (جو بینک کے ذمہ قرض ہے) سے بالکلیہ آزاد اور لا تعلق ہوتی ہے۔
- اکاؤنٹ کھولتے وقت ایسے کسی ڈسکاؤنٹ کا ذکر نہیں کیا جاتا، بلکہ یہ مکمل طور پر بینک کی مرضی ہے کہ وہ بعد میں ایسی کوئی آفر دے یا نہ دے۔
- حتی کہ آفر کا اعلان (مثلاً ایک ماہ کے لئے ڈسکاؤنٹ) کرنے کے بعد بھی بینک قانوناً اس مدت کے آخر تک آفر باقی رکھنے کا پابند نہیں ہوتا، بلکہ معاہدے میں یہ بات درج ہوتی ہے (جیسا کہ بائع سے معلومات کرنے پر معلوم ہوا: مجیب) کہ بینک کسی بھی وقت بغیر پیشگی اطلاع کے اس آفر کو ختم کر سکتا ہے، اور عملاً ایسا ہوا بھی ہے کہ ایک بینک نے مہینے کے لئے یہ آفر دی اور پھر مہینہ ختم ہونے سے پہلے اس آفر کو ختم کر دیا۔

لہٰذا یہ ڈسکاؤنٹ سود کے زمرے میں نہیں آتا، کیونکہ سود قرض پر ملنے والا مشروط نفع ہوتا ہے جس کا مقرض کو مطالبہ کرنے کا حق ہوتا ہے، جبکہ یہاں یہ صورتِ حال نہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر راجح یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ڈسکاؤنٹ کا تعلق قرض سے نہیں، لہٰذا اس کا استعمال صارف کے لئے جائز ہے، لیکن چونکہ ظاہری صورت ایسی معلوم ہوتی ہے کہ یہ قرض پر نفع ہے، اس لئے پسندیدہ اور احتیاط پر مبنی عمل یہ ہے کہ اس ڈسکاؤنٹ سے فائدہ نہ اٹھایا جائے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

البتہ اگر کسی وقت اس طرح کے ڈسکاؤنٹس کو صرف کرنٹ اکاؤنٹ کے ساتھ خاص کر دیا گیا تو اس سے اجتناب لازم ہوگا اور ان ڈسکاؤنٹس سے نفع اٹھانا مکروہ ہوگا، کیونکہ اس صورت میں عرفاً اور عادۃً یہی ظاہر ہوگا کہ یہ نفع قرض کی بنیاد پر دیا جا رہا ہے اگرچہ عقدِ قرض کے وقت یہ مشروط نہ ہو، لیکن کسی درجے میں یہ معروف بہر حال ہے، اور معروف کا حکم بھی مشروط کا ہوتا ہے، لیکن اس صورت میں یہ بالکلیہ "المعروف کالمشروط" نہیں، کیونکہ اول تو اکاؤنٹ کھولتے وقت ایسی کسی آفر کو ذکر نہیں کیا جاتا، نیز یہ ضروری نہیں کہ ہر بینک کسی خاص مدت میں بہر حال اس طرح کی آفر دیتا ہو، بلکہ یہ آفر کبھی کبھار دی جاتی ہے، حتی کہ ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی بینک نے کبھی یہ آفر دی ہی نہ ہو یا صرف ایک یا دو مرتبہ دی ہو، لہذا اس صورت میں (یعنی اگر غیر سودی بینکوں میں ڈسکاؤنٹ صرف کرنٹ اکاؤنٹ کے ڈیبٹ کارڈ پر دیا جائے) یہ ڈسکاؤنٹ بالکلیہ "المعروف کالمشروط" ہو کر صراحۃً حرام تو نہیں گا، البتہ قرض (یعنی کرنٹ اکاؤنٹ) کی بنیاد پر دیے جانے کی بنا پر مکروہ تحریمی ہوگا اگرچہ مشروط نہ ہو۔

وفی ردالمحتار (ج 5/ص 488، المکتبۃ الشاملۃ):

"ألا ترى أنه لو قضاه أحسن مما عليه لا يكره إذا لم يكن مشروطا، قالوا: إنما يحل ذلك عند عدم الشرط إذا لم يكن فيه عرف ظاهر، فإن كان يعرف أن ذلك يفعل كذلك فلا۔"

ii- غیر سودی بینک کے سیونگ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈ پر جب بائع کی طرف سے ڈسکاؤنٹ دیا جائے تو اس کا لینا بھی بلاشبہ جائز ہے۔ اسی طرح اگر یہ ڈسکاؤنٹ (مکمل یا کچھ مقدار میں) بینک کی طرف سے ہو تو بھی اس کا لینا صارف کے لئے بلاشبہ جائز ہے، کیونکہ یہاں یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کہ یہ قرض پر زائد نفع ہے، کیونکہ غیر سودی بینکوں کے سیونگ اکاؤنٹس میں صارف اپنی رقم قرض کی بنیاد پر نہیں دے سکتا، بلکہ یہ رقم مضاربہ، مشارکہ، یا وکالت بالاستثمار کی بنیاد پر دی جاتی ہے، جس میں صارف اور بینک کی نفع (مضاربت یا شرکت کی صورت) میں شرکت ہوتی ہے یا صارف بینک کو مقرر اجرت (وکالت بالاستثمار کی صورت میں) ادا کرتا ہے، بہر حال کوئی بھی صورت (مضاربت / شرکت / وکالت بالاستثمار) ہو، غیر سودی بینکوں کے سیونگ اکاؤنٹس پر بینک جو ڈسکاؤنٹ دیتا ہے وہ بینک کی طرف سے محض تبرع (ہدیہ) ہے، جس کو نہ ہی معاملے میں شرط کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے اور نہ ہی کسٹمر کو اس کے مطالبے کا قانونی حق ہوتا ہے، لہذا اس کے لینے کی گنجائش ہے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

خلاصہ یہ ہوا کہ غیر سودی بینک کے سیونگ اکاؤنٹ کے ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ (خواہ بائع کی طرف سے ہو یا بینک کی طرف سے)، اور کرنٹ اکاؤنٹ کے ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ (جب مکمل ڈسکاؤنٹ بائع کی طرف سے ہو) سے فائدہ اٹھانا بلاشبہ جائز ہے، البتہ جب غیر سودی بینک اپنے تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈر صارفین (خواہ ان کا کرنٹ اکاؤنٹ ہو یا سیونگ اکاؤنٹ) کو یہ سہولت دے رہا ہو تو اس کے کرنٹ اکاؤنٹ کے ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ (جب مکمل یا کچھ مقدار بینک کی طرف سے ہو) سے فائدہ اٹھانے کی اگرچہ گنجائش معلوم ہوتی ہے، لیکن اس سے اجتناب زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے، کیونکہ اگرچہ اوپر بیان کئے گئے فرق کی بنا پر اس ڈسکاؤنٹ کو قرض کی بنیاد پر بینک (مستقرض) کی طرف سے صارف (مقرض) کو قرض پر زائد نفع نہیں کہا جاسکتا، لیکن چونکہ بہرحال اس کی ظاہری صورت ایسے معلوم ہوتی ہے کہ یہ قرض پر نفع ہے، اس لئے پسندیدہ اور احتیاط پر مبنی عمل یہ ہے کہ اس ڈسکاؤنٹ سے فائدہ نہ اٹھایا جائے، تاہم اگر کوئی فائدہ اٹھائے تو فی نفسہ جائز ہے، نیز یہ جواز اس وقت ہے کہ بینک یہ ڈسکاؤنٹ تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈر صارفین کو دے، لہذا اگر کبھی یہ ڈسکاؤنٹ صرف اور صرف کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈرز کو دیا گیا تو اس کو لینا مکروہِ تحریمی ہوگا۔

3۔ کنونشنل بینکوں کا ڈیبٹ کارڈ

کنونشنل بینکوں میں ڈیبٹ کارڈ خواہ کرنٹ اکاؤنٹ کا ہو یا سیونگ اکاؤنٹ کا، دونوں کی اساس قرض کا معاملہ ہے، سود کی بنیاد پر (یعنی سیونگ اکاؤنٹ کی شکل میں) ان بینکوں میں رقم رکھوانا جائز نہیں، لہذا اس سے حاصل شدہ ڈیبٹ کارڈ کا ڈسکاؤنٹ لینا بھی جائز نہیں، البتہ ضرورت کے وقت کرنٹ اکاؤنٹ میں کنونشنل بینکوں میں بھی رقم رکھوائی جاسکتی ہے، لہذا کنونشنل بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ اگر مکمل بائع کی جانب سے ہو تو اس کا لینا جائز ہے، کیونکہ یہ مستقرض (بینک) اور مقرض (صارف) کے علاوہ ایک تیسرے شخص کی طرف سے مقرض (صارف) کو نفع پہنچایا جارہا ہے جو سود میں داخل نہیں۔

البتہ اگر یہ ڈسکاؤنٹ (مکمل یا کچھ مقدار میں) بینک کی طرف سے ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ اس صورت میں بھی عرفاً اور عادۃً یہی ظاہر ہوگا کہ یہ نفع قرض کی بنیاد پر دیا جارہا ہے اگرچہ عقدِ قرض کے وقت یہ مشروط نہ ہو، لیکن کسی درجے میں یہ معروف بہرحال ہے، اور معروف کا حکم بھی مشروط کا ہوتا ہے، لیکن اس صورت میں یہ بالکلیہ "المعروف کالمشروط" نہیں، کیونکہ اول تو اکاؤنٹ کھولتے وقت ایسی کسی آفر کو ذکر نہیں کیا جاتا، نیز یہ ضروری نہیں کہ ہر بینک کسی خاص مدت میں بہرحال اس طرح کی

آفر دیتا ہو، بلکہ یہ آفر کبھی کبھار دی جاتی ہے، حتی کہ ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی بینک نے کبھی یہ آفر دی ہی نہ ہو یا صرف ایک یا دو مرتبہ دی ہو، لہذا اس صورت میں (یعنی سودی بینکوں کے ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ) یہ ڈسکاؤنٹ بالکلیہ "المعروف کالمشروط" ہو کر صراحۃً حرام تو نہیں گا، البتہ قرض کی بنیاد پر دیے جانے کی بنا پر مکروہ تحریمی ہو گا اگرچہ مشروط نہ ہو، لہذا اس کا لینا جائز نہیں۔

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ سودی اور غیر سودی دونوں قسم کے بینکوں میں کرنٹ اکاؤنٹ کی حقیقت قرض کی ہے، اور دونوں قسم کے بینک اپنے تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈر کو یہ ڈسکاؤنٹ کی سہولت مہیا کرتے ہیں، پھر بھی دونوں کے حکم میں اوپر فرق کیوں کیا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سودی بینک اگرچہ اپنے تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈر صارفین (یعنی Across the board) کو یہ سہولت مہیا کر رہا ہے، لیکن سودی بینک کے تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈر صارفین (Depositors) کا تعلق بینک سے قرض کی بنیاد پر ہے، لہذا یہاں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ سودی بینک اپنے صارفین کو قرض کی بنیاد پر نہیں بلکہ کسٹمر ہونے کی حیثیت سے ڈسکاؤنٹ کی سہولت دے رہا ہے، کیونکہ اس کے تمام کسٹمرز کا بینک سے تعلق قرض کا ہے، اس لئے یہاں ظاہر یہی ہے کہ بینک ان تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈرز کو قرض کی بنیاد پر ڈسکاؤنٹ کی سہولت دے رہا ہے، بخلاف غیر سودی بینکوں کے کہ ان میں کرنٹ اکاؤنٹ ڈیبٹ کارڈ ہولڈرز کو جو بینک کی طرف سے نفع پہنچایا جاتا ہے، وہ جائز ہے، کیونکہ اسلامی بینکوں میں تمام ڈیبٹ کارڈ ہولڈرز کو نفع پہنچایا جاتا ہے، جن میں کرنٹ اکاؤنٹ والے بھی ہوتے ہیں جن کا تعلق بینک سے قرض کا ہے، اور مضاربہ / مشارکہ والے بھی ہوتے ہیں جن کا تعلق بینک سے قرض کا نہیں بلکہ شراکت داری کا ہے، اس لئے جب بینک ان تمام کو (یعنی Across the board) ڈسکاؤنٹ مہیا کرتا ہے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ بینک کی طرف سے یہ ڈسکاؤنٹ قرض کی بنیاد پر نہیں دیا گیا بلکہ کسٹمر ہونے کی حیثیت سے دیا گیا ہے، کیونکہ اگر قرض کی بنیاد پر دیا جاتا تو صرف کرنٹ اکاؤنٹ والوں کو دیا جاتا، سیونگ والوں کو نہ دیا جاتا۔

وفی رد المحتار (ج 5/ص 488، المکتبة الشاملة):

"ألا ترى أنه لو قضاه أحسن مما عليه لا يكره إذا لم يكن مشروطا، قالوا: إنما يحل ذلك عند عدم الشرط إذا لم يكن فيه عرف ظاهر، فإن كان يعرف أن ذلك يفعل كذلك فلا۔"

خلاصہ یہ ہوا کہ سودی بینکوں کے سیونگ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ سے (خواہ بائع کی طرف سے ہو یا بینک کی طرف سے) فائدہ اٹھانا جائز نہیں کیونکہ ان اکاؤنٹس میں رقم رکھوانا ہی جائز نہیں، البتہ کرنٹ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈ پر

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ڈسکاؤنٹ اگر مکمل طور پر بائع کی جانب سے ہو تو اس کا لینا جائز ہے، لیکن اگر یہ ڈسکاؤنٹ مکمل یا کچھ مقدار میں بینک کی طرف سے ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(نوٹ: بائع (Vendor) سے یہ بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ ڈسکاؤنٹ مکمل بائع کی طرف سے ہے، یا مکمل بینک کی طرف سے، یا دونوں کے اشتراک سے ہے۔)

اس تفصیل کے بعد آپ کے پوچھے گئے سوال کا جواب یہ ہے کہ:

سوال میں مذکور صورتِ حال میں حبیب میٹرو بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ سے وابستہ ڈیبٹ کارڈ پر کباب جی کی آفر سے فائدہ اٹھانا مکروہِ تحریمی ہے، لہذا اجتناب لازم ہے، کیونکہ یہ آفر بینک اور کباب جی کے اشتراک سے دی جا رہی ہے (جیسا کہ کباب جی سے منسلک لوگوں سے معلوم ہوا: مجیب)، اور سودی بینکوں کے ڈیبٹ کارڈ ہولڈرز کو جب ایسی سہولت مکمل طور پر بینک یا بینک کے اشتراک سے دی جائے تو اس کا لینا مکروہِ تحریمی ہوتا ہے (جیسا کہ اوپر تفصیل سے بیان ہوا ہے)، میزان اور دوسرے غیر سودی بینکوں کے کارڈز کا حکم اوپر تفصیل سے گزر چکا ہے، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ واللہ اعلم بالصواب

فی المعايير الشرعية (المعيار الشرعي رقم (2): بطاقة الحسم وبطاقة الائتمان):

"6/4 المميزات التي تمنحها الجهات المصدرة للبطاقة:

(ب) يجوز منح حامل البطاقة مميزات لا تحرمها الشريعة؛ مثل أن يكون لحاملها أولوية في الحصول على الخدمات، أو تخفيض في الأسعار لدى حجوزات الفنادق وشركات الطيران أو المطاعم ونحو ذلك۔" فقط

واللہ سبحانہ و تعالی اعلم
عمران مجید
06/ محرم 1439ھ

الجواب صحیح
الجواب صحیح
الجواب صحیح
دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی
۱۴۳۹/۱/۶ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan